HYDERABAD STATE LIBRARY

رسالہ سراج القلوب

CHECKED

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کی کہتا ہی محمد قطب الدین کہ جب رسالہ تزکیۃ الصیام مین لکہہ چکا تو حسب فرمایش حبیبی محمد حسین خان صاحب
صاحب مطبع مصطفائی دہلی کی چاہا کہ ایک رسالہ شب برات کی فضیلت مین اور جو کہ متعلق اوس شب کی ہی لکہون تیسیر
مشکوٰۃ اور کتاب ماثبت بالسنہ سی جو تالیف حضرت شیخ عبد الحق دہلوی کی ہی مع مرقاۃ سی لکہتا ہون اور نام اوسکا سراج القلوب رکہتا
وباللہ الاستعانۃ وعلیہ التکلان روایت ہی حضرت عایشہ رضی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہل تدرین ما فی
ہذہ اللیلۃ الخ یعنی کیا جانتی ہی تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس رات مین یعنی شعبان کی پندرہوین شب مین یعنی شب برات کہا
حضرت عایشہ رضی نی کہ کیا واقع ہوتا ہی اسمین یا رسول اللہ فرمایا اس رات مین یہہ ہوتا ہی کہ لکہا جاتا ہی ہر پیدا ہونیوالا بنی آدم
کا اس برس مین اور اس رات مین لکہا جاتا ہی ہر مرنیوالا بنی آدم مین سے اس برس مین اور اس مین اوٹہائی جاتی ہین عمل آدمیون کے
اور اس مین اوتری ہین رزق اونکی پس عرض کیا حضرت عایشہ رضی نی کہ یا رسول اللہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر خدا تعالے
کی رحمت سے پس فرمایا آپ نی کہ نہین ہے کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر اللہ تعالی کی رحمت سی تین بار یہہ فرمایا کہا مینی اور نہ تم بہی یا رسول خدا
یعنی تم بہی بغیر اوسکی رحمت کے بہشت مین نہین داخل ہوسکیں گے پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دست مبارک اپنا اپنی سر مبارک
پر پہیر فرمایا اور نہ مین یعنی مین بہی جنت مین نہین داخل ہونگا مگر یہہ کہ ڈہانکی مجکو اللہ تعالی اپنی فضل و کرم سی ساتہ
رحمت اپنی کی فرمایا حضرت نے یہہ کلمہ تین بار روایت کی بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** لکہا جاتا ہی یعنی دوبارہ
بعد لکہنی کی لوح محفوظ مین اور اوٹہائی جاتی ہین عمل الخ یعنی لکہی جاتی ہین اعمال صالحہ کہ اوٹہائی جاوینگی اس
سال مین یعنی سال آیندہ مین ہر روز اور مراد رزق کی اوترنی سی لکہنا رزق کا ہی جیسا کہ اور حدیث مین آیا
ہی کہ لکہی جاتی ہین اسمین اجلین اور رزق اور لکہی جاتی ہین حاجی کہ اس سال مین حج کرینگی اور جب حضرت عایشہ رضی
نی سنا کہ اعمال صالحہ کہ سال بہر مین ہوتی ہین لکہی جاتی ہین پہلی کر نیکی سمجہین کہ داخل ہونا جنت مین تقدیر الٰہی
اور فضل اوسکی سی ہی نہ سبب عمل کی پس کہا یا رسول اللہ آخر تک یعنی سوال کا حضرت نی جواب یا کہ رحمت اللہ سی
جنت مین داخل ہوتی ہین اور نہین معارض ہی اسکی قول اللہ تعالی کا وتلک الجنۃ التی اورثتموہا
بما کنتم تعملون یعنی یہہ جنت وہ ہی کہ دی گئی ہو اوسکو بسبب اوس چیز کے کہ تہی تم کرتی اسلئی کہ عمل سبب

ظاہری جنت کی داخل ہوئیگا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچھہ اور علاوہ اسکی یہہ کہ عمل ہی نجملہ رحمت خدا
تعالی کی ہی بندی پر پس بہر تقدیر نہین داخل ہوتا مگر ساتھہ رحمت محض کے اور بعضون نے کہا کہ داخل ہونا جنت کا بسبب
رحمت کی ہی اور تفاوت درجات مین بسبب تفاوت اعمال کی ہی اہ ط ح ع اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ انہون نے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی اِنَّ اللّٰہَ لَیَطَّلِعُ فِی لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ
اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ یعنی بادشاہ اللہ تعالی متوجہ رحمت ہوتا ہی شعبان کی پندرہوین شب مین یعنی شب برات مین پس
بخشتا ہی اپنی ساری مخلوقات کو مگر مشرک کو نہ کینہ رکھنی والی کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور احمد کی روایتمین یون ہی مگر دو کو
کینہ رکھنی والیکو اور جان کی زائل کرنی والیکو فی حاصل ہی کہ اللہ تعالی درگذر کرتا ہی بندونسی حقوق اپنی مگر کفر اور حق بندونکی کہ انکو
ناضر رکھتا ہی یہانتک کہ توبہ قبول کری اونکی یا عذاب کری ان دونکو اور کینہ رکھنی والیکو یعنی بی جہت شرعی بسبب شامت نفس امارہ کے اور بعضی روایتون
مین زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا یعنی اس راتمین ناطا کاٹنی والیکو اور بعضی مین ازار لٹکانیوالیکو یعنی ٹخنونسی نیچی اور ماں باپ کی نافرمانی کرنے
والیکو اور ہمیشہ شراب پینی والیکو اور بعضی مین زنا والیکو اور بعضی مین عشار کو یعنی محصول ظلم سی لینی والیکو اور جادو کرنیوالیکو
اور کاہن اور عریف کو یعنی جو خبرین غیب کی بتادی اور صاحب عرطبہ کو یعنی باجا بجانیوالیکو م ع ح اور روایت ہی علی رضی
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَہَا وَصُوْمُوْا نَہَارَہَا
یعنی جب ہو کہ پندرہوین رات شعبان کی پس کھڑی ہو نماز اوس راتمین اور روزہ رکھو اوسکی دنکو یعنی پندرہوین کو ہو اسطی کہ اللہ تعالی
نزول فرماتا ہی اوس راتمین وقت چھپنی آفتاب کے طرف آسمان دنیا کے پس فرماتا ہی اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ
فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ یعنی خبردار ہو کہ کوئی بخشش مانگنی والا ہی مین بخشدون
مین اوسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنی والا ہی پس رزق دون مین اوسکو خبردار ہو کوئی گرفتار بلا پس عافیت دون مین اوسکو آگاہ ہو جی
کوئی ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالی اوسکو یہانتک کہ نمودار ہو فجر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اللہ تعالی نزول فرماتا
یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتھہ رحمت عام کی اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کی حاجتمندی جیانچہ ہی کوئی کچھہ مانگنی والا پس
دونمین اوسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کرو نمین اوسکو صبر اور سہ لی اور اکثر سلف سے مانند عمر ابن الخطاب اور ابن مسعود
وغیرہ کی منقول ہی کہ وہ پڑھتی تہی اس راتمین یہہ دعا اَللّٰہُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا اَشْقِیَاءَ فَامْحُہٗ وَاکْتُبْنَا سُعَدَاءَ
وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّکَ تَمْحُوْ مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَکَ اُمُّ الْکِتٰبِ اور شب برات کی
کا شعبان کی پندرہوین شب مین حدیث مین آئی ہی لیکن وہ حدیث ضعیف ہے کذا فی التفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس شب مین
کاتب عمل کاتبہ متعلقہ ہی سالی کہ محکمہ بدلی نہین جاتے اور کتاب لآلی مین مذکور ہی کہ اس راتمین جو نماز کہتے ہین نیرہ فی ساتھہ
دس نیت کی کی جیمی وغیرہ نے روایت کین مین وہ روایت موضوع ہی اور بعضی سالو نمین لکھا کہ کہا علی ابن ابراہیم نے

[illegible]

یہہ جو احداث کی گئی ہی شب کی بیچ اوس میں نماز الفیہ کہ سو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت مین پڑہتی ہین دس دس بار قل ہو اللہ اسکو
جماعت سی پڑہتی ہین اور اہتمام اوسکا جمعون اور عیدون سی بہی زیادہ کرتی ہین نہیں آئی اوسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا
موضوع اور نہ فریب کہاوی کوئی ساتہہ ذکر کرنی اوسکا قوت القلوب اور احیاء وغیرہ کی اور عوام سبب اس نماز کی بڑی فتنی مین پڑی
ہین یہانتک کہ لازم کی ہی اسکے سبب کثرت چراغون کی اور مرتب ہوتی ہین اسپر بہت سی فسق یہانتک کہ ڈری ہین اولیاء اللہ خسف سے اور
بہاگی ہین اوس طرف جنگلون کی اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین چار سو اڑتالیس مین ہوئی اور کہا علی بن ابراہیم کہ
اسکو اور صلوۃ الرغائب کو بنایا انکو جاہل امامون نی مسجدون کی جال اوسکو سبب لوگون کی عوام کی اور غرض انکی ریاست دنیا کی اور حاصل کرنی فائدہ
کی پہر قائم کی اللہ تعالی نی ائمہ ہدیٰ کہ کوشش کی اونہون نی اوسکے باطل کرنیمین پس چلی جاتی رہا امر اوسکا اور بالکل باطل ہو گیا بیچ شہرون
مصر اور شام کی بیچ اوائل سنہ آٹھ سو تمام ہوا کلام علی بن ابراہیم کا کہتا ہون مین کہ جائز ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علمانی جو
انکار کیا ہی سو اسکا سبب یہی ہی کہ ان منکرات کی انکار کیا ہی حاصل یہہ کہ اگر تنہا بغیر چراغون مذکورہ کی اور بغیر لزوم قرأت کی پڑہی تو
جائز ہی اور کہا ہی بعضون نی کہ اول شروع ہونا چراغانکا قوم برمکی سی ہوا کہ وہ پہلی آتش پرست تہی پس جبکہ مسلمان ہوئی
داخل کیا اونہون نی اسلام مین ایسی چیز کو کہ وہم ڈالی کہ یہہ سنت اور شعار دین سی ہی یعنی چراغان جلانی کو
اوس نماز کی وقت اور مقصود اونکو پوجنا آگ کا تہا ہوا سلی کہ رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ساتہہ مسلمانون کے
اوس آگ کیطرف اور نہیں آیا شرع مین مستحب ہونا چراغانکی روشن کرنیکا زیادہ حاجت سی کسی جگہہ اور یہہ جو کرتی ہین عوام
حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتے ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منا مین پس وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور برا جانا ہی
طرطوسی عالم نی جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کی اور نصب کرنا منبر کا اور بیان کیا ہی کہ یہہ بدعت بدی کہتا ہون مین
کہ رحمت کری اللہ تعالی طرطوسی کو کہ کیا خوب دریافت کیا اونی حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئی ہین ساتہہ اسکی اہل حرمین شریفین کی
بہی بیان کیا ختم کی راتون مین حاصل ہوتا ہی جمع ہونا مردونکا اور لڑکونکا اور عورتونکا اسقدر کہ نہیں ہوتا جمعہ اور
کسوف اور عیدین مین اور مرتب ہوتی ہین اسپر فساد بہت اور منکرات نئی نئی اور مشابہہ کرتے مین چراغان کی طرف اور
تشبیہہ کرتی ہین بیت اللہ کیطرف اور کہڑی ہوتی ہین بہیت آتش پرستون کی بیچ صحن مطاف کے یہانتک کہ تنگ
ہوتا ہی طواف کرنیوالونپر مکان طواف کا اور تشویش مین ڈالتی ہین اونکو اور ذکر کرنیوالونکو اور نماز پڑہنی والونکو
اور قرأت پڑہنی والونکو اوس وقت فنسئال اللہ العفو والعافیۃ والغفران والرضوان واللہ المستعان
تاریخ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ کہا انہون نی جب ہوئی رات نصف شعبان کی رات میری یعنی جس رات کو نوبت
میری تہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس پس جبکہ ہوئی آدہی رات نہ پایا مینی حضرت کو یعنی بچہونے پر
پس پکڑا مجہکو غیرت نی جو پکڑتی ہی عورتونکو پس اوڑہی مینی چادر اپنی اور ڈہونڈا مینی حضرت کو اون کی بیبیون کے

سجدہ مین پس جب پایا مینی حضرت کو پس پہر آئی مین طرف حجری اپنی کی پس کہان مینی دیکہا حضرت کو مانند کپڑی پڑی ہوئی
کی اس حال مین کہ فرماتی ہین بیچ سجدہ اپنی کے سجد لک خیالی و سوادی و آمن بک فؤادی فہذا یدای وما جنیت
بہا علی نفسی یا عظیم ترجی لکل عظیم اغفر الذنب العظیم سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ
وبصرہ پہر اوٹہایا سر مبارک اپنا پہر سجدہ کیا دوبارہ اور پڑہا اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقابک واعوذ بک
منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک اقول کما قال اخی داؤد اعفر وجہی فی التراب
لسیدی وحق لہ ان یسجد پہر اوٹہایا سر مبارک اپنا اور پڑہا اللہم ارزقنی قلبا تقیا من الشرک نقیا لا کافرا ولا
شقیا پہر پہری حضرت اور داخل ہوئی ساتہہ میری کملی مین اس حال مین کہ دم میرا چڑہا ہوا تہا پس فرمایا آپنی کہ یہ کیون چڑہا
ہوا ہی اے حمیرا پس خبر دی مینی حضرت کو اس ماجری کی پس شروع کیا حضرت نے کہ ملتی تہا اپنی دونون زانوون کو اور
میری اور فرماتی ہی کہ نہین بچا اوٹہایا ان گہٹنون نے جیسا کہ رنج اوٹہایا اس رات مین کہ یہ رات نصف
شعبان کی ہی نزول اجلال فرماتا ہی اللہ تعالی اسمین طرف آسمان دنیا کی پہر بخشتا ہی اپنی بندون کو مگر
مشرک یا کینہ رکہنی والی کو نہین بخشتا اور کہا شیخ امام عارف باللہ ابو الحسن بکری رح نی کہ اولی دعا جو
کہ پڑہی جاتی ہی اس رات مین یہ دعا ہی اللہم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی اللہم
انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ فی الدنیا والاخرۃ اسلیکہ وارد
ہوا ہی پڑہنا اسکا لیلۃ القدر مین اور افضل راتون کی ہی بعد لیلۃ القدر کی اور اس دعا کا پڑہنا
بہی اولی ہی کہ جسکو روایت کیا ہی ایک جماعت نے ساتہہ سند لاباس کی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب اوتری آدم ع زمین پر تو طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی پہرے گرد اوسکے
سات بار اور پڑہین دو رکعتین پیچہی مقام ابراہیم کی پہر کہا اللہم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل
معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اسئلک
ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضنی بقضائک
پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف آدم ع کے کہ اے آدم بلاشبہ تونی دعا کے بہی سات اکی دعا
پڑہی کی پس قبول کی مینی تیری لئی اور ہرگز نہین دعا کریگا ساتہہ اسکی کوئی ذریت تیری سی بعد تیری
مگر کہ قبول کرونگا مین اوسکی لئی اور بخشونگا مین اوسکی لئی گناہ اوسکی اور دور کرونگا مین فکر و غم اوسکا اور
فائدہ دونگا مین اوسکو ہر تاجر کی تجارت سے بہرہ ور ہو اور آئیگی اوسکی پاس دنیا اس حال مین کہ وہ ذلیل ہوگی اگرچہ وہ
نہ چاہتا ہوگا اوسکو اور مختلف آئی ہین آثار اس رات کی بیدار رہنی عبادت کی لئی تابعین مین سی خالد بن معدان

اور مکحول اور لقمان وارد کیتی ہین اسکو اور مخالفت کی ہی اسمین عطا اور ابن ابی ملیکہ وغیرہم نی اور اسیر ہین مالکی اور
شافعی اور بھی خالد اور لقمان یعنی اسمین بہت اچھی کپڑی اور شب بیدار رہتی مسجد مین اس رات کو پس اگر کوئی شب بیداری کری تنہا
بہی کہ مستحب ہی بموجب حدیثون گذشتہ کی اور ایسی حدیثون پر جائز ہی عمل کرنا فضائل اعمال مین اور کہا امام شافعی نی کہ دعا
قبول کیجاتی ہی پانچ راتون مین شب جمعہ اور عیدین اور اول رات رجب اور پندرہوین شب شعبان مین اور جو کچھ کہ ثابت ہوا ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعل سی یہہ ہی کہ آپ تشریف لیگئی مقبرہ مین پندرہوین شب کو یعنی شعبان کی تا کہ استغفار کرین واسطی
مردون اور عورتون اور شہدا کی لئی حضرت عائشہ رضی سی روایت ہی کہ کہا انہون نی داخل ہوئی میرے پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پس اوتاری آپ نی دونو کپڑی اپنی یعنی چادر اور قمیص پہر نہین ٹہیری تہی کہ اوٹہہ کہڑی ہوئی اور پہنی دونون
کپڑی اپنی پس پکڑا مجکو غیرت شدیدہ نی اور گمان کیا مینی کہ آپ تشریف لیگئی ہین کسی میرے سوکن کی پاس پس نکلی مین
ڈہونڈتی ہوئی آپکو پس پایا مینی آپکو بقیع مین کہ بقیع غرقد ہی اس حال مین کہ استغفار کرتی ہین آپ مؤمنین اور مومنات اور
شہدا کے لئی پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کہ فدا ہو جیو میرے ماں باپ سے تم تو اپنی رب کے کام مین لگ رہی ہو اور مین دنیا کی
کام مین مشغول ہون پس پہری مین اور داخل ہوئی اپنی حجری مین اور میرا دم چڑہا ہوا تہا کہ اتنی مین آئی مجہہ پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کہ یہہ دم کیسا ہی ای عائشہ رض پس کہا مینی فدا ہو جیو میرے ماں باپ میری تشریف
لائی تم میری پاس پس اوتاری تمنی دونو کپڑی اپنی پہر نہین ٹہیرے تم کہ اوٹہہ کہڑی ہوئی پہر پہنی کپڑی
پس پکڑا مجکو غیرت شدیدہ نی اور گمان کیا مینی کہ تم تشریف لیگئی ہو کسی میرے سوکن کے پاس یہان تک
کہ دیکہا مینی آپکو بقیع مین اس حال مین کہ کر رہی تہی آپ جو کچہہ کہ کر رہی تہی فرمایا حضرت نی ای عائشہ کیا ڈرتی ہی
تو کہ یہہ ظلم کری اللہ تجہپر اور رسول اوسکا یعنی تیری باری مین کسی اور بیوی کے پاس جاؤن نہین یہہ
بات نہین ہی بلکہ آئی تہی میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ اس رات یعنی پندرہوین شب شعبان کی
مین اللہ کی لئی عتقا یعنی آزاد ہوتی ہین آگ دوزخ سی بقدر گنتی بالون مواشی بنی کلب کی اور بہت تہی نہین
دیکہتا اللہ یعنی نظر رحمت سے اس رات مین طرف مشرک کی اور نہ طرف کینہ رکہنی والیکی اور نہ طرف ناتا کاٹنی
والیکی اور نہ طرف مسبل کے یعنی پائنچی پاجامی یا دامن لٹکانی والیکی ٹخنون سی نیچی اور نہ طرف نافرمان ماں باپ
اور نہ طرف دائم الخمر کی کہا عائشہ رض نی پس اوتاری حضرت نی کپڑی اپنی اور فرمایا ای عائشہ رض اذن دیتی
ہی تو اس رات کے قیام کا یعنی شب بیداری کا پس عرض کیا مینی کہ ہان فدا ہون تمہاری ماں باپ پہر
پس قیام کیا حضرت نی پس سجدہ کیا زمانہ دراز تک یہان تک کہ گمان کیا مینی کہ آپنی وفات پائے
پس اوٹہی مین ٹٹولتی ہوئی حضرت کو پس جا پڑا ہاتہہ میرا حضرت کے تلوون پر پس ہلایا تو آپ ہلے پس خوش ہوئے

۲۹۷۵۳

میں اور سنا میں نے یہ کہ فرماتے ہیں اپنے سجدہ میں اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ
بک منک جل وجہک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک پس جب صبح ہوئی ذکر کی میں نے
یہ کلمے حضرت کے آگے پس فرمایا اے عائشہ سیکھ یہ ان کلموں کو اور سکھا اونکو اوروں کو سیکھی کہ جبریل نے سکھائے ہیں مجکو یہہ کہ بار بار کہوں
میں انکو سجود میں نقل کی یہہ بیہقی نے اور ایک روایت میں بیہقی کی آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اس رات بندہ ہوتے ہیں جب الکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ
ہی اپنے بندوں پر پس بخشتا ہے بخشش مانگنے والوں کو اور رحم کرتا ہے رحم چاہنے والوں پر اور پیچھے ڈالتا ہے یعنی نہیں بخشتا بالفعل کینہ رکھنے
والوں کو اسکے آگے حضرت شیخ عبد الحق نے اپنی کتاب ما ثبت بالسنہ میں کچھ نمازیں کہ اوسمیں نقل وغیرہ پڑہی جاتی ہیں بروایت حضرت علی
کی نقل کر کر کہتے ہیں عالموں نے موضوع ہونا اونکا نقل کیا ہے بخوف درازگی کے مفصل نہیں لکہا گیا پہر فرمایا کہ بدعتوں شنیعہ سے یہہ بھی
ہیں کہ لوگوں میں رواج پا رہی ہیں اکثر ہند کے شہروں میں کہ چراغان روشن کرتے ہیں اور رکھتے ہیں گہر و منبر اور دیوار و منبر او پر خوشیاں
کرتی ہیں اور جمع ہوکر آتشبازیاں چہوڑتے ہیں پس انکی کچھہ اصل نہیں ہے کتب صحیحہ میں بلکہ غیر معتبرہ میں بھی نہیں اور نہیں وارد ہوئی
اسمیں کوئی حدیث ضعیف اور نہ موضوع اور نہیں عادت جاری ہے اسکی سوائے ہند کے شہروں کے کسی شہر والوں میں عرب کے شہروں میں
مثل حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیما وتشریفا کے اور نہ اور عجم کے شہر والوں میں سوائے بلاد ہند کے بلکہ ظن غالب یہہ ہے کہ یہہ
رسم ہندوں سے سیکھی ہے کہ جیسے دوالیمین چراغان جلاتے ہیں ویسے ہی یہہ اس شب میں یہہ خرافات کرتے ہیں اور اکثر
رسوم بدعیہ باقی رہ گئیں ہیں ایام کفر سے ہند میں اور پہیلی ہیں وہ مسلمانوں میں بسبب ہمسائیگی کے اور
اختلاط کفار کے اور رہیں اور بیویاں کرنیکے کافروں کی اور نومسلم عورتوں کو یہاں تک تمام ہوا مضمون ماثبت بالسنہ
کا کہ جو حضرت شیخ مرحوم کی تالیف کی ہے اور اسکے آگے وہی مضمون لکہا ہے کہ جو ملا علی قاری سے چراغان جلانیکے باب میں
او پر ذکر کیا گیا ہے مؤلف اس رسالہ کا اللہ تعالیٰ رحم کرے اوسپر اور بخشے اوسکو کہ مولانا عبد العزیز رحمہ
اس دعا کی پڑہنے کو بھی شب برات میں فرماتے تہی روایت کی ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف میں اور ابن ابی الدنیا نے
ابن مسعود سے کہ کہا نہ دعا کی کسی نے ساتھ ان کلمات کے مگر کہ وسعت کیجاوے گی اوسکے لئے معیشت میں یا
ذا المن ولا یمن علیہ یا ذا الجلال والاکرام یا ذا الطول لا الہ الا انت ظہر اللاجئین وجار
المستجیرین ومامن الخائفین ان کنت کتبتنی عندک فی ام الکتاب شقیا فامح
عنی اسم الشقاء واثبتنی عندک سعیدا وان کنت کتبتنی عندک فی ام الکتاب
محروما مقترا علی رزقی فاثبتنی عندک سعیدا موفقا للخیر فانک
تقول فی کتابک الذی انزلت یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب
اور مسلمان کو چاہئے کہ ان مضامین کو دیکھکر اس رات متبرکہ میں عبادت میں مشغول ہو اور بدعات شنیعہ

کہ وہ ہی آتش بازی جو شیطانی برائی تو ظاہر ہی کہ قطع نظر اور برائیون کے اسراف لازم آتا کیا اسراف گناہ ہی کہ پاک پروردگار
فرماتا ہی وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ یعنی اور اسراف نکر اسراف کرنا بالشبہ اسراف
کرنوالی بہائی شیطانونکی جب اسراف کر کر شیطان کے بہائی بنی تو اس سی زیادہ اور کیا گناہ ہوگا اور حقیقت مین جو حق ہی تو اس میں ایسے بات کہے
روا نہین رکہتی ہی کہ اپنی دولت کو آگ لگانیسی کیا حاصل ہوتا ہی بجز نقصان دل و جان کے کہ جل جل جاتی ہین اور کیا کیا مشتعل اونکی بہائی
ہین جنکو کوئی غور کری اسکی قباحت مین تو کبہی گرد اسکی نہ بہٹکی اور بعض جاہل عورتین برد جاتی ہین اپنی شی کی شوہنگی نام سے اور
ہر زبان مشہور کی نام کی ہی بہرتی ہین اور یہان ہی بعضی گہر وشمن رواج اسکا تہا الحمد للہ کہ اب دیان بہی کمی ہی اللہ تعالی اوسکو
آفت کو نابود کیا کہ خاص بیت سی تہی عیاذًا باللہ منہ رہا یہ کہ بعضی رسمین جو صحو تمین عوام اونکو اچھا سمجہتی ہین اور حقیقت مین
از راہ شرعکی وہ بہی اچہی نہین ہین جیسے حلوا ماندی وغیرہ بطور لزوم کی مردون کی نام کی پکاتی ہین اور نام نمود
کی لئی آپس مین بانٹتی ہین اسکی کچہہ شریعت مین اصل نہین مُردون کے نام پر دینی کو کوئی منع نہین کرتا الا ان
تخصیصات کو منع کرتے ہین کہ لینا دینا تشابہ ہنود سے ہی پہر ایک طعام خاص اور وقت خاص اور وقت
خاص مین ضروری لینا کہ فرض ترک ہو اور وہ نہ ترک ہو یا وہ خود ہی قرض لیکر کرین کہ جسپر کیسی کیسی وعید آئی ہین
شرع شریف مین کہ مستحق لعنت ہوتا ہی اور آیا ہی کہ ربوا کی ستر جزو گناہ کی ہین ادنی اونکا یہہ ہی کہ جیسی اپنی ماں سے
زنا کیا الفاظ حدیث کے یہہ ہین اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءً اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ یہہ حدیث
مشکوٰۃ مین موجود ہی اور بہت ایسی حدیثین آئی ہین اسکی وعید مین پس یہہ کیسا ثواب پہنچاتا ہوا کہ جسکی
سبب سے اکثر لوگ اس آفت مین گرفتار ہوتی ہین شرع مین فرضیت حج کی تو موقوف مقدور پر ہو وضو مین یہہ
حکم ہو کہ جو قیمت مثل سی دو چند قیمت کو پانی ہاتہہ آتا ہو وضو کی لئی تو تیمم کرنا جائز ہوا اور یہہ ایسی تنگ گیری
اپنی پر کرین جسکو مقدور نہو استغفار کرنے اوسکو اموات کی لئی کفایت کرتا ہی کہ کیسی بڑی فضیلت آئے
ہی اوسکی اور ذرہ انصاف سے اپنی دلونکو ٹٹولین تو نیت مین اکثر کے ریاکاری ہوتی ہی ایسی امور کے کرنی مین
الحدیث شریف مین آیا ہی اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ یعنی بلاشبہ تہوڑا سا ریا بہی شرک ہی پس جب
ریاکاری ہوتی تو ثواب کہان بلکہ نیکی برباد گناہ لازم ہی اور اگر کہین کہ نہین ہمکو ریاکاری نہین ہی تو بہلا کبہی
جتنی قیمت اوس کہانیکی کسی بہوکی یا یتیم یا ہمسایہ مفلس کو بہی تو دیدیا کرین کیونکہ نقد کا ثواب صدقہ وفطرہ وغیرہ
مین بہت زیادہ کہتی ہین چہ جائی نقل نہ یہہ کبہی نکرینگی منظور یہہ ہوتا ہی کہ اگر اسطرح نکرینگی تو لوگ
کہینگے مردونکو اونہونے ڈال کہا ہی ناک اسمین اونچی ہوتی ہی کہ لوگونکی دکہانیکے لئی کرین پہر ثواب کیون
نام لیتی ہین اگر ثواب کے امید رکہتی ہو تو جتنی بچی تو کبہی دو یا کسی حاجتمند کی حاجت دو اگر ثواب ہی ہے مردون